باب4

جمہوری حکومت کے کلیدی عناصر (Key Elements of a Democratic Government)

اس باب میں آپ کچھ ایسے بنیادی اجزاء کے بارے میں پڑھیں گے جو کسی جمہوری حکومت کے کام کو متاثر کرتے ہیں۔ ان میں لوگوں کی شرکت، تنازعات کا حل اور مساوات و انصاف شامل ہیں۔

جنوبی افریقہ ایک ایسا ملک ہے جہاں مختلف نسلوں کے لوگ رہتے ہیں۔ سیاہ فام لوگ ہیں جو جنوبی افریقہ ہی کے ہیں، سفید فام لوگ ہیں جو وہاں بسنے کے لیے آئے اور ہندوستانی جو بطور مزدور اور تاجر وہاں آئے۔

مایا نائیڈو، ایک گیارہ سالہ جنوبی افریقی لڑکی، جو جوھانِس برگ شہر میں رہتی تھی، پرانے صندوقوں کو چھانٹ کر الگ کرنے میں اپنی ماں کی مدد کر رہی تھی۔ اسے ایک ردّی کتاب ملی جس میں بہت سی تصویریں اور اخباروں کے مضامین تھے اور ایک پندرہ سالہ نو عمر پڑھنے والے لڑکے کی بہت سی تصویریں تھیں۔ جب اس نے اپنی ماں سے پوچھا کہ یہ لڑکا کون ہے تو اسے بتایا گیا کہ اس کا نام ہیکٹرنڈلوو (Hector Ndlovu) ہے۔

اسے پولیس نے گولی ماردی تھی۔ مایا کو ایک دھکا لگا اور اس نے پوچھا ''کیوں؟''

اس کی ماں نے سمجھایا کہ پہلے جنوبی افریقہ میں نسلی امتیاز پر مبنی قوانین کے ذریعہ حکومت کی جاتی تھی۔ نسلی امتیاز کا مطلب نسل کی بنیاد پر علاحدگی۔ جنوبی افریقہ کے لوگوں کو سفید فام، سیاہ فام، ہندوستانی اور مخلوط نسلوں میں منقسم کیا گیا تھا۔ قانون کے مطابق ان نسلوں کو آپس میں گھلنے ملنے اور ایک دوسرے کے نزدیک رہنے اور یہاں تک کہ مشترکہ سہولتوں کو استعمال کرنے کی بھی اجازت نہیں تھی۔

مایا کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا۔ جب مایا کی ماں نے نسلی امتیاز کی زندگی کے بارے میں بتایا تو اسے غصہ آیا تھا۔ اس نے مایا کو بتایا کہ اُس زمانے میں اسپتال الگ الگ ہوتے تھے اور ایمبولینس گاڑیاں بھی۔ سفید فام لوگوں کی ایمبولینس گاڑیاں بہتر سازو سامان سے لیس ہوا کرتی تھیں جب کہ سیاہ فام لوگوں کی ایمبولینس ایسی نہیں ہوتی تھیں۔ ریل گاڑیاں اور بسیں الگ الگ ہوا کرتی تھیں۔ یہاں تک کہ بس اسٹاپ بھی سیاہ فاموں اور سفید فاموں کے لیے الگ الگ تھے۔

غیر سفید فام لوگوں کو ووٹ ڈالنے کی اجازت نہیں تھی۔ ملک کی بہترین زمین سفید فام لوگوں کے لیے ریزرو تھی اور غیر سفیدفام لوگوں کو سب

سے خراب زمین پر رہنا پڑتا تھا۔ اس طرح سیاہ فام اور مخلوط نسل کے لوگوں کو سفید فاموں کے برابر نہیں سمجھا جاتا تھا۔

سیاہ فاموں کا ایک قصبہ سویٹو (Soweto) تھا جو ملک کے جنوب مغرب میں واقع تھا۔ ہیکٹرنڈولو یہیں کا رہنے والا تھا۔ وہ اور اس کے ہم جماعت اسکولوں میں افریکان (Afrikaan) زبان سیکھنے کے خلاف احتجاج میں شامل ہوئے۔ یہ وہ زبان تھی جو سفید فام لوگ بولا کرتے تھے۔ ہیکٹر اور اسکول کے دیگر طلباء پر یہ زبان سیکھنے کے لیے زور زبردستی کی جارہی تھی لیکن وہ اپنی زبان ''زوُلو'' (Zulu) سیکھنا چاہتے تھے۔ جنوبی

افریقہ کی پولیس نے احتجاج کرنے والوں کو بے رحمی کے ساتھ مارا پیٹا اور مجمع پر گولی چلائی۔ ان کی ایک گولی سے ہیکٹر مارا گیا۔ یہ واقعہ 30 اپریل 1976ء کو پیش آیا۔

نسل پرستی کے خلاف جدو جہد کرنے والے لوگوں کے گروپ افریقی نیشنل کانگریس، اور اس کے سب سے مشہور لیڈر نیلسن منڈیلا نسل پرستی کی اس پالیسی کے خلاف کئی برسوں تک لڑتے رہے۔ بالآخر وہ کامیاب ہوئے اور 1994 میں جنوبی افریقہ ایک جمہوری ملک بن گیا جہاں ہر نسل کے لوگوں کو برابر کا درجہ ملا۔

ہیکٹر اور اس کی کلاس کے ساتھی کس چیز کے خلاف احتجاج کر رہے تھے؟

پانچ ان طور طریقوں کی فہرست بنایئے جن کے ذریعے غیر سفید فاموں کے ساتھ امتیازی سلوک کیا جاتا تھا۔

1۔

2۔

3۔

4۔

5۔

آپ کے خیال میں کیا سب کے ساتھ برابری کا سلوک کیا جانا اہم ہے؟ اگر ہے تو کیوں؟

آیئے اب یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ جمہوری حکومت ہم سب کے لیے کیا معنی رکھتی ہے۔

شرکت (Participation)

ہمارے ملک میں پابندی کے ساتھ انتخابات کیوں ہوتے ہیں؟ آپ پچھلے باب میں پڑھ چکے ہیں کہ جمہوری نظام میں فیصلے عوام کرتے ہیں۔ انتخابات میں ووٹ دے کر لوگ لیڈروں کو منتخب کرتے ہیں اور یہ لیڈر لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ یہ منتخب شدہ نمائندے لوگوں کی جانب سے فیصلے لیتے ہیں۔ یہ فرض کیا جاتا ہے کہ ایسا کرتے وقت یہ نمائندے لوگوں کی آواز اور مفادات کو ذہن میں رکھیں گے۔

بحث کیجیے

کچھ اخباروں کو پڑھیے اور ایسے چند انتخابات پر بحث کیجیے جن کے بارے میں آپ پڑھ چکے ہوں۔ آپ کے خیال میں ایک مقررہ مدت کے بعد انتخابات کیوں ضروری ہیں؟

تمام حکومتیں ایک مقررہ میعاد کے لیے منتخب کی جاتی ہیں۔ ہندوستان میں یہ میعاد پانچ برس کی ہوتی ہے۔ ایک بار منتخب ہونے کے بعد حکومتیں صرف اسی مدت تک اقتدار میں رہ سکتی ہیں۔ اگر وہ اقتدار میں مزید رہنا چاہیں تو انہیں دوبارہ منتخب کیا جانا ضروری ہے۔ یہ وہ موقع ہوتا ہے جب لوگ جمہوریت میں اپنی قوت کا احساس کر سکتے ہیں۔ اس طرح متواتر اور باقاعدہ انتخابات حکومت کے اقتدار کو محدود کر دیتے ہیں۔

کارروائی کیجیے

یہ جان کر تشویش ہوئی کہ ٹائیگروں کی آبادی میں کمی پیدا ہو رہی ہے۔ شکاریوں کے ذریعہ ٹائیگروں کی کھال حاصل کرنے کے لیے ان کا شکار کیا جا رہا ہے اور انھیں مارا جا رہا ہے۔ حکومت نے اس خلاف قانون شکار کے معاملے میں سنجیدگی سے کوئی خاطر خواہ قدم نہیں اٹھایا ہے۔ وہ فوراً کارروائی کرے اور شکاریوں کو گرفتار کرے۔ ٹائیگروں کے تحفظ کے قوانین نافذ کرے۔ اگر ایسا نہیں ہوتا ہے تب ٹائیگر اگلے دس سالوں میں ناپید ہو جائیں گے۔

سوہن پال
گوہاٹی آسام

ایڈیٹر کے نام خطوط

پوسٹروں پر پابندی لگائی جائے

دیواروں پر لگے اشتہار شہر کی خوبصورتی کو بگاڑ رہے ہیں۔ مزید یہ کہ کئی بار یہ اشتہار اہم سائن بورڈوں اور سڑکوں کے نقشے پر بھی چپکا دیئے جاتے ہیں۔ سبھی پارٹیوں کو دیواروں پر اشتہار لگانے پر پابندی عائد کرنے کے سلسلے میں اتفاق رائے قائم کرنا چاہیے۔

مہیش کپاسی
دھلی

یہاں کون سی منظوری یا نامنظوری ظاہر کی جارہی ہے؟

ٹھیک ہے! قریب کے گاؤں کے نلوں میں ضرور پانی آرہا ہوگا!

سرکار سیلاب زدگان کو معاوضہ دے

نئی دہلی: وزیر برائے پیٹرولیم منی شنکر ائیر نے پنچایت راج اداروں کی شمولیت پر زور دیا ہے۔

شرکت کے دوسرے طریقے
(Other ways of Participating)

عام طور پر انتخابات ہر پانچ سال میں ایک بار ہوتے ہیں۔ ووٹ دینے کے علاوہ حکومت کی تشکیل کے عمل میں شرکت کے دوسرے طریقے بھی ہیں۔ حکومت کے کام کاج میں دلچسپی لے کر اور ضرورت پڑنے پر اس کی تنقید کر کے بھی لوگ اس میں شرکت کرتے ہیں۔ اگست 2005ء میں جب ایک مخصوص حکومت نے بجلی کے نرخ بڑھائے تھے تو اس وقت لوگوں نے اپنی ناپسندیدگی بڑے تیکھے انداز میں ظاہر کی تھی۔ انہوں نے جلوس نکالے اور دستخطوں کی مہم بھی چلائی۔

حکومت نے صفائی دینے اور اپنے فیصلے کا دفاع کرنے کی کوشش کی لیکن آخر کار اسے لوگوں کی رائے کو سننا پڑا اور اس اضافہ کو واپس لے لیا۔ حکومت کو اپنا فیصلہ بدلنا پڑا کیونکہ وہ لوگوں کو جواب دہ ہے۔

اپنے خیالات کا اظہار کرنے اور حکومت کو یہ سمجھانے کے لیے کہ اسے کیا کارروائیاں کرنی چاہئیں، لوگوں کے پاس کئی طریقے ہیں۔ ان میں دھرنے، ریلیاں، ہڑتالیں، دستخطی مہم وغیرہ شامل ہیں۔ جو چیزیں غیر معقول اور غیر منصفانہ ہوتی ہیں ان کو بھی سامنے لایا جاتا ہے۔ اخبارات، رسالے اور ٹیلی ویژن بھی حکومت سے متعلق مسائل اور اس کی ذمہ داریوں پر بحث کرنے میں اپنا کردار نبھاتے ہیں۔

اس لیے آئندہ اگر آپ کسی جلوس کو اپنے شہر یا قصبے کی سڑکوں اور گلیوں سے گزرتا دیکھیں تو تھوڑی دیر رک کر یہ معلوم کرنا چاہیے کہ ریلی یا جلوس کس مقصد کے لیے نکالا جارہا ہے اور کون اس میں شامل ہو رہے ہیں۔ اس سے ہمیں یہ سمجھنے میں مدد ملے گی کہ ہماری حکومت کس طرح کام کرتی ہے۔

تنازعات کو حل کرنے کی ضرورت
(Need to Resolve Conflict)

مایا کی کہانی میں آپ نے پڑھا کہ بسااوقات تنازعات یا جھگڑے کس طرح تشدد، اور موت کی طرف لے جاتے ہیں۔ کیوں کہ ایک گروپ یہ سمجھتا ہے کہ دوسرے گروپ کو احتجاج سے روکنے کے لیے طاقت کا استعمال درست ہے۔

کہانی کو دوبارہ پڑھیے کیا آپ کے خیال میں ہیکٹر کو پولیس کی گولی سے بچایا جا سکتا تھا؟

تصادم اس وقت ہوتے ہیں جب مختلف ثقافتوں، مذہبوں، علاقوں یا معاشی پس منظروں کے لوگوں کی آپس میں نہیں بنتی یا ان کے کچھ لوگ یہ محسوس کرنے لگیں کہ ان کے ساتھ بھید بھاؤ کیا جارہا ہے۔اپنے اختلافات کو طے کرنے کے لیے لوگ تشدد کا راستہ اختیار کر سکتے ہیں۔ اس سے اس علاقے میں رہنے والے دوسرے لوگوں کے اندر خوف اور کشیدگی پیدا ہوسکتی ہے۔ جھگڑوں اور تنازعات کو طے کرانے میں مدد دینا حکومت کی ذمہ داری ہے۔

جہاں ایک طرف یہ بات سچ ہے کہ جمہوری نظام، عوام کو شرکت کی اجازت دیتا ہے وہاں یہ بات بھی صحیح ہے کہ عوام کے سب طبقات اس لائق نہیں ہوتے۔عوام کی شرکت کا ایک دوسرا طریقہ یہ ہے کہ وہ خود کو ایسی سماجی تحریکوں کے لیے منظّم کریں جو حکومت اور اس کی کارکردگی پر سوال اٹھائیں اور انہیں چیلنج کریں۔ اقلیتی فرقے کے لوگ، دلت، قبائلی لوگ، عورتیں اور دیگر لوگ اکثر اسی طریقے سے اپنی حصہ داری نبھا سکتے ہیں۔

اگر کسی ملک کے لوگ چوکنّے ہوں اور ملک کو چلانے کے طریقے میں دلچسپی لیں تو اس ملک کی حکومت کا جمہوری کردار زیادہ مضبوط ہوسکتا ہے۔

آیئے اب اپنے سماج میں پائے جانے والے کچھ تنازعات اور اختلافات اور ان کو سلجھانے میں حکومت کے کردار کے بارے میں پڑھیں۔

ہندوستان کے آئین میں وہ بنیادی قوانین وضوابط درج ہیں جنہیں ہر ایک کے لیے جاننا ضروری ہے۔ یہ قوانین حکومت اور لوگوں دونوں کے لیے ہیں۔ تنازعات اور اختلافات کو انہیں کے مطابق حل کرنا ہوتا ہے۔ اس کے بارے میں ہم اگلی کلاسوں میں اور زیادہ پڑھیں گے۔

کبھی کبھی مذہبی جلوس اور تقریبات سے جھگڑے شروع ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر کسی جلوس کے راستے کو لے کر تنازعہ پیدا ہو سکتا ہے۔ ایسے مسائل کے حل کے لیے حکومت، بالخصوص پولیس کا اہم کردار ہوتا ہے کہ وہ متعلقہ فرقوں کے نمائندوں کو آپس میں ملوائے اور ان کے ذریعے کوئی حل نکلوانے کی کوشش کرے۔ کبھی کبھی یہ ڈر ہوتا ہے کہ کہیں تشدد نہ پھوٹ پڑے اور لوگ پتھر پھینکنا شروع کر دیں یا جلوس میں گڑبڑ کی کوشش کریں۔ یہ پولیس کی ذمہ داری ہے وہ تشدد نہ ہونے دے۔

دریا بھی ریاستوں کے مابین تنازع کا سبب بن سکتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ کوئی دریا ایک ریاست سے نکلتا ہے، کسی دوسری جگہ سے بہتا ہوا جاتا ہو اور تیسرے مقام پر ختم ہوتا ہو۔ ان مختلف ریاستوں کے مابین، جہاں سے یہ دریا گزرتا ہے، پانی کی تقسیم ایک مسئلہ بنتا جارہا ہے۔ مثال کے طور پر آپ نے کرناٹک اور تامل ناڈو کے درمیان کاویری کے پانی پر جھگڑے کے بارے میں سنا ہوگا۔ کرناٹک میں واقع کرشنا ساگر باندھ یا ڈیم میں ذخیرہ کیا ہوا پانی وہاں کے کئی ضلعوں میں آب پاشی کے لیے اور بنگلور شہر کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ادھر تامل ناڈو کے

دوریاستوں کے درمیان پچھلے تیس برس سے چلے آرہے تنازع کے باوجود دریائے کاویری خاموشی کے ساتھ بهہ رہی ہے۔

متّور باندھ میں جمع کیا ہوا پانی ریاست کے ڈیلٹا علاقے میں فصلیں اگانے کے لیے کام میں آتا ہے۔

تنازعہ اس لیے کھڑا ہوتا ہے کہ دونوں باندھ ایک ہی دریا پر ہیں۔ تامل ناڈو کا دریا کے بہاؤ کی طرف کا باندھ اسی صورت میں بھر سکتا ہے جب دریا کے بالائی حصے سے پانی چھوڑا جائے جو کہ کرناٹک میں ہے۔ اس لیے دونوں کو اپنی اپنی ریاستوں کے لوگوں کی ضرورت کے مطابق پانی نہیں مل سکتا۔ اس سے تنازعہ پیدا ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں مرکزی حکومت کو دخل دینا پڑتا ہے تاکہ دونوں ریاستوں کے لیے پانی کی ایک منصفانہ اور مناسب تقسیم ہو سکے۔

مساوات اور انصاف

(Equality and Justice)

کسی جمہوری حکومت کے بنیادی خیالات میں سے ایک خیال مساوات اور انصاف کے لیے اس کا عہد اور عزم ہوتا ہے۔ مساوات اور انصاف کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جاسکتا۔

بحث کیجیے

کیا مایا کی کہانی میں حکومت نے اس خیال کی تائید کی تھی کہ سب لوگ برابر ہیں؟

کیا ڈاکٹر امبیڈکر کی کہانی میں چھوت چھات کے رواج سے اس خیال کی تائید ہوتی ہے کہ لوگ برابر ہیں؟

چھوت چھات کے پرانے رواج کو غیر قانونی قرار دیا جا چکا ہے ان لوگوں یعنی اچھوتوں کی تعلیم، ٹرانسپورٹ یا ذرائع آمد و رفت اور طبی سہولتیں حاصل نہیں تھیں یہاں تک کہ ان کو عبادت کرنے سے بھی منع کر دیا گیا تھا۔ ڈاکٹر امبیڈکر، جن کے بارے میں آپ اسی کتاب میں پہلے پڑھ چکے ہیں اور ان کی طرح کے بہت سے دوسرے لوگوں نے اس حقیقت کو سمجھ لیا کہ اس قسم کے رسم و رواج کسی حالت میں بھی جاری نہیں رہنے چاہئیں اور یہ کہ انصاف صرف لوگوں کے ساتھ برابری کا سلوک کر کے ہی حاصل کیا جاسکتا ہے۔

حکومت بھی اس بات کو مانتی ہے اور اس لیے سماج کے ان طبقوں کے لیے خصوصی گنجائش رکھتی ہے جو نابرابری کے شکار ہیں۔ مثال کے طور پر ہمارے سماج میں ایک عام رجحان ہے کہ لڑکیوں کے مقابلے لڑکوں کی زیادہ قدر ہوتی ہے اور ان کی زیادہ اچھی دیکھ بھال کی جاتی ہے۔

اس کے معنی یہ ہیں کہ سماج لڑکیوں اور لڑکوں کی قدر و قیمت مساوی طور پر نہیں کرتا جو ایک ناانصافی ہے۔ اس سیاق و سباق میں حکومت دخل اندازی کر کے ایسے خصوصی انتظامات کرتی ہے جن سے لڑکیاں اپنے ساتھ ہونے والی اس ناانصافی پر قابو پاسکتی ہیں۔

اس طرح یہ ممکن ہوسکتا ہے کہ سرکاری اسکولوں اور کالجوں میں لڑکیوں کی فیس یا تو معاف کر دی جائی یا کم کر دی جائے۔

آپ کے خیال میں فیس کم کرنے سے لڑکیوں کو اسکول جانے میں کس طرح مدد ملے گی؟

کیا آپ کو اپنی زندگی میں کسی ایسے تجربے کے بارے میں یاد ہے کہ آپ نے کسی ایسے شخص کی مدد کی ہو جو آپ کے خیال میں ایک غیر منصفانہ صورت حال سے دو چار تھا؟ کیا دوسرے لوگوں نے بھی اس کو ایسی ہی نظر سے دیکھا؟ آپ کو دوسرے لوگوں کو یہ سمجھانے کے لیے کیا کہنا پڑا کہ آپ نے صحیح کام کیا ہے۔

سوالات

1۔ آج کے جنوبی افریقہ میں مایا کی زندگی کس طرح مختلف ہوگی؟

2۔ وہ کون سے مختلف طریقے ہیں جن کے ذریعے لوگ حکومت سازی کے عمل میں حصہ لیتے ہیں۔

3۔ آپ کے خیال میں متعدد جھگڑوں اور تصادموں کو حل کرنے کے لیے ہمیں حکومت کی ضرورت کیوں ہوتی ہے؟

4۔ لوگوں کے ساتھ برابری کے سلوک کو یقینی بنانے کے لیے حکومت کیا کارروائیاں کرتی ہے؟

5۔ اس باب کو پڑھیے اور جمہوری حکومت کے چند اہم ترین تصورات پر بحث کیجیے اور ان کی فہرست بنائیے۔ مثلاً ایک خیال یہ ہوسکتا ہے کہ تمام لوگ برابر ہیں۔